© rasailojaraid.com

صحیح البخاری کی ایک خدمت

التصویب الملافی حواشی البخاری من التصحیفات

تعارف — از جناب مولانا محمد برہان الدین صاحب سنبھلی
استاذ حدیث دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل خاص کی بناء پر آخری دین کی حفاظت کا وعدہ فرمایا، پھر اسکے ایفاء کی ایسی شکلیں اور صورتیں مہیا فرمائیں، جن کی نظیر گذشتہ ادیان اور ملتوں کی تاریخوں میں ملنا مشکل ہی نہیں۔ ناممکن ہے، اس سلسلہ میں بسا اوقات حاملین ملت (امت محمدیہ علی صاحبہا التحیہ کے باتوفیق افراد) کو ایسے ایسے کاموں کی توفیق عطا فرمائی، جن کی طرف ان کاموں کے سامنے آنے سے پہلے۔ عام طور پر بآسانی۔ ذہن بھی منتقل نہیں ہوتا، لیکن جب وہ سامنے آجاتے ہیں تو خیال ہوتا ہے کہ یہ بھی دین کی خدمت اور اسکی حفاظت کا ایک شعبہ ہے، جو اب تک تشنۂ تکمیل تھا، اور صاحب توفیق شخص کے لیے جذبات تشکر و امتنان کے ساتھ دعائے خیر دل سے نکلتی ہے۔

امت محمدیہ میں۔ بلا مبالغہ۔ بے شمار ایسی بھی کوششیں کی گئیں، جن کے ذریعہ کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ کی تفسیر و تشریح کرنے والوں کی محنتوں کی حفاظت کا بھی غیر معمولی اہتمام کیا گیا ہے، جو در اصل 'دین قیم' کی حفاظت ہی کی ایک شکل اور اسی کا ایک شعبہ ہے، کیونکہ اس دین کی بنیاد ہی، نقل و روایت پر ہے، اسلیے اصل ماخذ۔ کتاب اللہ و سنت رسول اللہ۔ کے متون

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بجا نہیں ان کے معانی و مفاہیم بھی منقول و متوارث ہیں (اسی بناپر "کتاب اللہ" کے ساتھ "رجال اللہ" کی بقاء و حفاظت کا بھی وعدہ کیا گیا ہے اور اسی سبب سے نصوص کی وہی تشریح و تفسیر حجت ہے، جو سلف سے منقول ہو) اسی جذبہ کے تحت اسماء الرجال جیسا بے نظیر اور عظیم الشان "فن" وجود میں آیا، کہ جس کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال و افعال اور صفات کی روایت کرنے والوں کے ہی احوال محفوظ نہیں ہوئے بلکہ اسکے ساتھ ــــ اولین شارحین و مفسرین کے اقوال نقل کرنے والوں کے اوصاف و حالات (کہ جن پر ان کے ثقہ و معتبر ہونے نہ ہونے کا دار و مدار ہے) کا بھی پتہ چلایا جا سکتا ہے۔

یہ واحد حفاظتی طریقہ اس وقت تک۔ اسلاف کے اقوال و اعمال نیز ان کی طرف انتساب کی صحت یا عدم صحت جاننے کا رہا جب تک کہ یہ علوم "سینہ" سے "سفینہ" میں منتقل نہیں ہوئے تھے علوم کی تدوین۔ کتابی صورت میں جمع و تالیف۔ کا دور آجانے کے بعد مطابع کی ایجاد سے قبل۔) ایک جماعت نے قلمی نسخوں یعنی مخطوطات کی حفاظت اور ان کی تصحیح و تصویب کا غایت درجہ اہتمام کیا، اسکے علاوہ کاتبوں اور نقل نویسوں یا دوسرے لوگوں سے تصانیف میں ہو جانے والی غلطیوں (تصحیفات) کی نشاندہی کی خاطر (خواہ وہ غلطیاں راویوں کے ناموں میں ہو گئی ہوں یا متون میں مستقل کتابیں لکھ کر اس راہ میں بھی۔ اسی برگزیدہ جماعت نے نقش جمیل چھوڑا، چنانچہ ابو احمد الحسن العسکری (م ۳۸۲ھ) کی "تصحیفات المحدثین" خطیب بغدادی (م ۴۶۳ھ) کی "تلخیص المتشابہ فی الرسم" اور انہی کی "الکفایہ، البحث فی تغییر النقط...... والتصحیف) ابو عبد اللہ النیشاپوری الحاکم (م ۴۰۵ھ) کی "معرفۃ علوم الحدیث" (النوع الرابع والثلاثون) ابو عبد اللہ محمد احمد الذہبی (م ۷۴۸ھ) کی "المشتبہ" اور اسپر حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) "تبصیر المنتبہ بتحریر المشتبہ" اور ابن صلاح (م ۶۴۳ھ) کے شہرہ آفاق "مقدمہ" (کی النوع الخامس والثلاثون) جیسے ناموں اور کاموں سے اہل علم واقف ہی ہیں۔

چھاپے خانہ کی ایجاد نے اس باتوفیق جماعت دین اور اسکے اصول کی حفاظت کرنے والی جماعت۔ کو ایک بار پھر طریق کار بدلنے اور نئے اسباب و وسائل کے تقاضہ کے مطابق۔ نئی تدابیر اختیار کرنے پر مجبور کر دیا کہ اسلاف کے ذخیرۂ ہائے کتب۔ بالخصوص دینی کتابوں۔ کی طباعت

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کے وقت صحت کا۔ اسے عبادت سمجھ کر۔ اس درجہ اہتمام کیا کہ مطبوعہ کتب میں غلطی نکالنا مشکل بلکہ گویا ناممکن ومحال کام بن گیا۔ جیسا کہ عصر حاضر کے مشہور شامی محقق عالم وعظیم محدث۔ شیخ عبدالفتاح ابو غدہ، اطال اللہ بقاءہ۔ نے ایک مرتبہ کہا تھا۔ "پرانی مطبوعہ کتابوں کو اسی طرح پڑھنا ہوگا جیسی کہ وہ چھپی ہیں، چاہے بادی النظر میں کہیں غلطی ہی نظر آئے۔" لیکن رفتہ رفتہ طباعت (دینی کتابوں کی طباعت بھی) جب عبادت کے بجائے تجارت، بن گئی تو اسی برگزیدہ گروہ (دین کی حفاظت کی ذمہ داری کا احساس رکھنے والے افراد) کو ایک مرتبہ اور، میدان کارمیں تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی، اسکے علاوہ اور کوئی چارۂ کار نظر نہیں آیا، کہ مطبوعہ ذخیرہ کی غلطیوں کی نشاندہی کے لیے مستقل کتابیں، یا رسالے بحسب ضرورت۔ لکھ کر شائع کئے جائیں اور اس طرح اسلاف کی متاع گرانمایہ کو ضائع ہونے (یا اس کے ذریعہ غلط فہمی یا گمراہی پھیلنے کے خطرہ) سے بچایا جائے، چنانچہ۔ ہندوستان میں بھی، ایسی اب تک متعدد قابل قدر کوششیں سامنے آچکی ہیں۔ جن میں تقریباً ربع صدی قبل کی جانے والی ایک اہم کوشش بلکہ ضروری خدمت وہ ہے جو حضرت مولانا حکیم محمد ایوب صاحب سہارنپوری مدظلہٗ (عزیز قریب حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب نوراللہ مرقدہٗ) نے طحاوی شریف (شرح معانی الآثار) کی طبعی غلطیوں کی نشاندہی کے لیے مستقل تصنیف فرما کر انجام دی، اس پر تمام اہل علم بالخصوص حدیث سے اشتغال رکھنے والے حضرت موصوف کے احسانمند اور رہون منت ہیں۔ (فجزاہم اللہ احسن الجزاء)

اسی قبیل کی ایک اور سعی مشکور کا مختصر تعارف کرانا، اس وقت راقم سطور کے پیش نظر ہے۔

یوں تو ہندوستان میں حدیث نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی روشنی اور اس کے فیضان کا سلسلہ بہت قدیم زمانہ سے جاری ہے، لیکن عمومی اشاعت اور اس علم شریف کے فیوض ہر خاص وعام تک پہونچانے کی ہمہ گیر سعی حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی (مجدد سرہندی کے معاصر) کے مبارک وجود کی رہین منت معلوم ہوتی ہے، اسکے بعد یہ شرف مسند الہند، حکیم الاسلام حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ اور ان کے صوری ومعنوی اولاد واحفاد کے حصہ میں آیا۔ اسی طلائی سلسلے کی ایک اہم کڑی حضرت مولانا احمد علی سہارنپوری تلمیذ رشید حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی،

۱؎ اسی سلسلہ کی ایک کڑی حکیم صاحب کی تازہ تصنیف "تصویب التقلیب الواقع فی التہذیب التہذیب ہے"

© rasailojaraid.com
© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسے شاہ عبدالعزیز رحمہم اللہ) کی ذاتِ گرامی ہے جن کا حاشیۂ بخاری۔ جو درحقیقت تمام معتبر شروح کا خلاصہ گویا وہ عطرِ مجموعہ، اور، دریا بکوزہ کا حقیقی مصداق ہے۔ اس کے منظرِ عام پر آنے کے بعد سے وہ آج تک تمام اہلِ علم۔ بالخصوص اصحاب درس۔ کی توجہات و مطالعہ کا مرکز بنا ہوا ہے، محشی نے حاشیہ کی ترتیب و تصنیف پر ہی اکتفا نہیں کیا تھا بلکہ اسکے صحیح اور قابلِ اعتماد طریقہ پر محفوظ و عام کرنے کے لیے انھوں نے خود "پریس" قائم کیا، اور غایت درجہ تصحیح کا اہتمام کرکے خود چھپوایا کہ اسمیں غلطی نکالنا محال تھا، حاشیہ کی افادیت و مقبولیت ازمانہ کے امتداد کے ساتھ برابر بڑھتی ہی رہی، نیز اس کی معنوی قیمت کے ساتھ مادی قیمت میں بھی برابر اضافہ ہوتا رہا، بدقسمتی سے یہی "ہنر" اس میں "عیب" پیدا ہو جانے کا سبب بن گیا، یعنی "عبادت" کے جذبہ کی جگہ "تجارت" کے مفادات نے لے لی، تو اصحاب مطابع اسے صرف مادی منافع حاصل کرنے کی غرض سے چھاپنے لگے، پھر نہ تصحیح کا اہتمام رہا، اور نہ اسکی عمدہ طباعت ہی کا وہ معیار رہ سکا۔ شروع میں تو اندازہ ہوتا ہے۔ کہ اہلِ مطابع کی طرف سے اہتمام میں کمی ہوئی، مگر بعد میں وہ مجرمانہ غفلت کے مرتکب ہونے لگے، چنانچہ آجکل اسکے جو نسخے تجارتی کتب خانوں سے ملتے ہیں، ان میں ہزاروں مقامات، طباعت کی وجہ سے، اتنے مسخ ہو گئے کہ اصلی مراد تک پہونچنا محال ہو گیا ہے، اس کا پورا اندازہ ان حضرات ہی کو ہو سکتا ہے، جو تدریس میں مشغول رہنے کی وجہ سے مطالعہ کے وقت سخت دشواری اور ذہنی الجھن کا شکار رہتے ہیں، کیونکہ بعض مقامات کا مطلب حل کرتے ہوئے سنگین قسم کی مطبعی غلطیوں کی وجہ سے دانتوں پسینہ آجاتا ہے، اگر حوالہ کی کتابیں اور شروح پاس نہ ہوں تو مراد تک پہونچنا محال ہو جاتا ہے۔ اس دشوار گذار گھاٹی سے بکم وبیش۔ تمام ہی مدرسین کسی نہ کسی طرح گذر جاتے ہیں، مگر اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے

عہ یہاں اس بات کی وضاحت تو ضروری نہیں معلوم ہوتی، کیونکہ تمام اہلِ علم جانتے ہیں۔ کہ آخر کے پانچ پاروں کا حاشیہ حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ (تلمیذ ارشد مولانا احمد علی) کا مرتب کردہ ہے، مگر استاد و شاگرد کے کام میں کوئی فرق معلوم نہیں ہوتا، یہ ایسا امتیاز ہے جو دنیا میں کم شاگردوں کو ہی میسر آسکا ہے (فرحمہا اللہ رحمۃ واسعۃ)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

(اتر پردیش) یوپی کے مشہور قصبہ مئو کے ممتاز عالم اور فاضل اجل مولانا عبدالجبار صاحب اعظمی (تلمیذ) رشید، محدث جلیل حضرت مولانا حبیب الرحمان اعظمی دامت برکاتہم) کو، کہ موصوف (نے) تدریس بخاری کے دوران اس مشکل کو حل کرنے کا بیڑا اٹھایا، اور نہ صرف خود یہ دشوار گذار (گھاٹی) طے کرلی، بلکہ اس راہ کے دوسرے مسافروں کے لیے بھی (خطرناک مواقع) غلطیوں) کی (نشا)ندہی کے ساتھ، حدیث کی معتبر شرحوں اور دیگر کتابوں نیز قدیم مطبوعہ نسخہ کے گہرے مطالعہ (کے) بعد ان کی اصلاح بھی فرمائی، اور پھر اسے دو جلدوں میں "التصویبات لما فی حواشی (البخ)اری من التصحیفات" کے نام سے جمع و مرتب کرکے اہل علم پر احسان عظیم فرمایا، مدرسہ، جامعہ (دار) السلام، بنارس (جس میں حضرت مولانا عبدالجبار صاحب موصوف استاذ حدیث ہیں) کے (منت)ظمین بھی تمام اہل علم کی طرف سے شکریہ کے مستحق ہیں، کہ انھوں نے اس علمی نسخہ کو طباعت کے ذریعہ (ع)ام کردیا، (فجزاہم اللہ خیرالجزاء)

مولانا محترم کی ژرف نگاہی اور عرق ریزی کا اندازہ کرنے کے لیے آئندہ صفحات میں، (التص)ویبات، کا معتد بہ حصہ پیش کیا جارہا ہے، اجمالی طور پر اتنا بتادینا شاید بے محل نہ ہوگا، کہ پوری (بخ)اری شریف کے حواشی میں مولانا نے کوئی تین چار ہزار کے درمیان طباعت کی غلطیاں نکالی ہیں، (ا)ن میں سیکڑوں ایسی ہیں کہ مولانا کی نشاندہی اور تصحیح کے بغیر جن کا سمجھنا تقریبًا ناممکن تھا، مختصر یہ (ک)ہ کتاب کا کوئی بھی صفحہ غلطی سے خالی نہیں ہے، کم و بیش ایک درجن صفحات تو ایسے ہیں جنمیں (فی صف)حہ دس سے زیادہ غلطیوں کی مولانا نے نشاندہی کی ہے (مثلاً صـ۵۰۲ میں ۱۴، صـ۶۸۳ (میں) ۱۲، صـ۹۵۲ میں ۱۱، صـ۱۰ میں ۱۳، اور صـ۸۳۱ میں ۱۴) اس میں شک نہیں کہ اس میں بعض (غ)لطیاں معمولی نوعیت کی بھی ہیں (مثلاً صرف ایک نقطہ کم، یا زیادہ ہوگیا ہے) لیکن خاصی تعداد ایسی (غ)لطیوں کی ہے جن کا حل مولانا کی اس کاوش سے پہلے عام اہل علم کے لیے آسان نہ تھا، ذیل میں پہلے (ا)یسی ہی سنگین غلطیوں کی فہرست کا ایک حصہ "التصویبات لما فی حواشی البخاری من التصحیفات" سے نقل کیا جارہا ہے۔

ـ۵ (حاشیہ کی جمع) حواشی کی تعبیر برصغیر میں ہی مستعمل ہے، ورنہ عرب علماء، اس کے لیے عمومًا ہامش، یا التعلیقات، (تعل)یق کی جمع، استعمال کرتے ہیں۔ ـ۶ "بخاری شریف" ہندوستان میں عمومًا جس سائز پر چھپی ملتی ہے اسی سائز (م)یں "التصویبات" بھی چھاپی گئی ہے (تاکہ اصل کے ساتھ جلد بندھوائی جاسکے)۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

چند اہم غلطیاں جن کا پتہ چلانا مشکل تھا

التصویبات (جلد اول)

التصویبات کا صفحہ نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ وسطر نمبر	الخطاء	الصواب
۵	۲	۱۰	۲/۹	معناہ خیار الخیر	معناہ حیازۃ الخط
۵	۲	۱۶	حل اللغات	الفہم من ضرب	الفہم من علم
۶	۲	۲۶	اسماء الرجال	مات سنہ ۱۱۷ھ	مات سنہ ۱۶۷ھ
۸	۱	۶۱	۱/۱	یحیی بن ابی الزبید القطان	یحیی بن سعید القطان
۸	۲	۷۰	حل اللغات	کتب بفتحتین	کتب بضمتین
۸	۲	۷۴	اسماء الرجال	هشیم بن بصر بضم الموحدۃ	هشیم بن بشیر بضم الموحدۃ
۹	۱	۸۱	۳/۶	فی فضل صلاۃ العصر	فی فضل صلوۃ الفجر
۱۲	۲	۱۷۰	۱/۷	ای منتزعا لا وجوبا عقلیا	ای شرعیا لا وجوبا عقلیا
۱۳	۲	۱۹۴	۳/۳	بنانہ بضم الموحدۃ والنون	بفتح الموحدۃ والنون
۱۶	۱	۲۶۶	۱/۱	نہرکت	نہکت
۱۷	۲	۳۰۵	۶/۶	عثمان الغنی	عثمان البتی
۱۸	۱	۳۰۸	۲/۷	اذا قدر علی الفساد	اذا قدر علی السفاد
۲۱	۱	۳۶۲	۲/۸	ہذا تعلق بکتمان الشہادۃ	لا تعلق بکتمان الشہادۃ
۲۱	۱	۳۶۸	۲/۵	یمین المدعی علیہ ام لا	یمین المدعی علیہ سواء ارضی المدعی
	۱	۳۸۱	۶/۵		بیمین المدعی علیہ ام لا
۲۲	۱	۳۸۱	۶/۷	ان یاخذوا من المسلمین عنوۃ	ان یاخذوا من المسلمین عزۃ (ع ر ۱)
۲۳	۲	۴۱۵	۱۰/۵	محمد البزار اراند ولابی	فی السند محمد بن الصباح ، والنقش محمد بن صباح البزار

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التصویبات کا قسط نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ و سطر نمبر	الخطاء	الصواب
۲۴	۱	۴۲۴	۲/۱۲	یجعل اسر نفسه	یجعل نفسه اسیرا
۲۵	۱	۴۳۸	حل لغات	وحملها للام	وحملها الی الامام
۲۵	۱	۴۴۲	۱۲ اسماء الرجال	سعید بن کثیر بن غنم	سعید بن کثیر بن عفیر
۲۵	۲	۴۴۹	۲/۶	قاتل آثم من المقاتلة	قاتل آثم ناظل لا نفل من المقاتلة
۳۰	۱	۴۷۵	اسماء الرجال	قال المحتری	قاله المسعودی
۳۰	۱	۵۳۰	۶/۴	انکار له به	انکار بالاعلم له به
۳۱	۱	۵۵۳	۳/۱۰	کانت فی خلافة ابی بکر	ماتت فی خلافة ابی بکر

التصویبات (جلد ثانی)

۳	۲	۵۹۹	۱/۲	لا یکفون انقسم	لا یکفون انفسهم
۶	۱	۶۲۴	۸/۹	کان یقال لہا الکعبة الشامیة	کان یقال الکعبة الیمانیة والتی بمکة الکعبة الشامیة
۹	۱	۶۸۴	ع س	خطه بالطار المهملة	خطه بالحاء المهملة
۹	۱	۶۸۶	۶/۱۱	انما تیجاظ	انما تیجه افنا
۱۰	۱	۷۰۰	۶/۳	قوله علیه السلام ففهمت	قوله علیه السلام لہا احمدی الله ففهمت
۱۰	۲	۷۰۰	۲۲/۸	ذهب اک حلقه منفعل تان	ذهب ذاک حلقه مفعول ثان
۱۳	۲	۷۳۴	۲/۵	شدة الحلق بفتح القاف	شدة الحلق بفتح الخاء وسکون اللام
۱۵	۲	۷۸۰	۱ س	ارادت تهاترى	ارادت ان من تهاتری
۱۶	۲	۷۹۵	۱ س	المحب لا یکون الا کبو باو بالقلس	المحب لا یکون الا محبو با و بالعکس
۲۰	۱	۸۳۱	۲/۱۳	قال الکسائی سرعان اخفادهم	قال الکسائی سرعان القوم اخفادهم
۲۹	۱	۱۰۰۹	ع س	فاستعیر السکت للکلام	فاستعیر الکب لا فاضیة فی الکلام

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التصویبات کا صفحہ نمبر	کالم نمبر	بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ و سطر نمبر	الخطاء	الصواب
۲۹	۲	۱۰۱۶	۶/۲	قال الجوہری	قال صاحب الجوہر النقی
۲۹	۲	۱۰۱۸	۱/۵	عنہ البخاری باختصار الجمہور	عنہ البخاری بالاختصار المجحف
۳۶	۲	۱۱۲۷	۱۲/۱	جاء عزرا فلا بلا لہا	جاء عزیز فاملا لہا
۳۶	۲ آخری سطر	۱۱۲۹	۳۶/۵	فیخرجون من اللہ	فیخرجون من النار

مذکورہ بالا غلطیاں "مشتے نمونہ از خروارے" کے طور پر نقل کی گئیں ہیں، ورنہ ان کے علاوہ بھی بکثرت غلطیاں ایسی ہیں جنھیں "التصویبات" میں نقل کر کے ان کی تصویب و تصحیح کر دی گئی ہے۔ بعض غلطیاں تو ایسی بھی ہیں جن میں نفی کا اثبات اور اثبات کی نفی ہو گئی، انہیں سے چند بطور نمونہ کے ذیل میں نقل کی جا رہی ہیں۔

چند وہ غلطیاں جن سے نفی کا اثبات اور اثبات کی نفی جیسا عظیم فرق ہو گیا

۱۶ جلد ثانی	۲	۷۹۳	۲/۸	قال الحنفیہ، لایصح طلاق المکرہ	قال الحنفیۃ یصح طلاق المکرہ
۱۶ "	۲	۷۹۳	۲/۸	قالت الائمۃ الثلاثہ یصح	قالت الائمۃ الثلاثہ لایصح
۳۵	۱	۱۰۹۸	۲/۸	مع أنہ مانع من دخولھم	مع أنہ لامانع من دخولھم

یہاں شاید یہ بات ذکر کر دینا بھی بے محل نہ ہوگا، کہ خود مصوّب مدظلہ سے بھی بعض فروگذاشتیں ہو گئی ہیں، ظاہر ہے کہ ایسا ہو جانا بعید نہیں تھا، اور نہ محل تعجب! نیچے بس ایسی چند ہی فروگذاشتوں کی نشاندہی کی جا رہی ہے" اور اسی کے ساتھ "کیا ہونا چاہیے" یہ بھی ذکر کر دیا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

خود مصوب کی چند فروگذاشتیں اور مبہم عبارتیں جن کی اصلاح نیز تصویب و تشریح کی ضرورت ہے

کیا ہونا چاہیے	فروگذاشت (جسے "التصویبات" میں صواب قرار دیا گیا ہے)	سطر نمبر	کالم نمبر	التصویبات کا صفحہ نمبر
ابوزرعة بضم الزاي (بالياء يعني زاي)	ابوزرعة بضم الزاء (بالهمزة)	۲۷	۱	۶
محمد بن خازم بالخاء والزاي (بالياء)	محمد بن حازم بالحاء والزاء (بالهمزة)	۱۸	۱	۷
أورد أبو داؤد (بالواو) بهذا الحديث	أحمد وأبو داؤد (بالهمزة) بهذا الحديث	۱۷	۲	۳۰
شرق بالكسر وفتح أيضا بالكسر وهو الجر الكف وقيل هو الجر مطلقا.	شرق بالكسر بغير الجر ملا الكف	۱۱	۱	۲۳
أختها	اى أختها	۲۰	۱	۲۷

ظاہر ہے کہ یہاں "التصویبات" کی فروگذاشتوں کا استیعاب کرنا مقصود نہیں ہے بلکہ چند مواقع کی نشاندہی محض اسی غرض سے کر دی گئی ہے کہ مولانا محترم دوسرے ایڈیشن کی اشاعت کے وقت نظر ثانی فرما سکیں، لیکن ایسی فروگذاشتوں کی تعداد اتنی کم ہے جس کی اس عظیم کارنامہ کے مقابلہ میں ــــ جو مولانا نے "تصویبات" کے ذریعہ انجام دیا ہے ــــ کوئی حیثیت

* لطیفہ: راقم، حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا نور اللہ مرقدہٗ کے زمانہ قیام سہارنپور وہاں حاضری کے وقت حضرت مولانا اسعد اللہ صاحب رحمۃ اللہ کی خدمت میں بھی حاضر ہوا کرتا تھا، ایسی ہی ایک حاضری کے وقت موصوف نے مجھ سے متعلقہ اسباق کی بابت دریافت فرمایا اس زمانہ میں ابوداؤد کا سبق بھی مجھ سے متعلق تھا تو میں نے عرض کیا..... اور ابوداؤد (بالواو) اس پر موصوف نے مسرت آمیز تعجب کا اظہار فرماتے ہوئے کہا کہ "عموماً لوگ ابوداؤد (بالہمزہ) کہتے ہیں، تم نے صحیح تلفظ کیا"۔ مولانا علیہ الرحمۃ سے واقف سب جانتے ہیں کہ موصوف کو تمام علوم متداولہ ـ بالخصوص ادبیت میں بڑا اتقان حاصل تھا، اسلئے ان کے نزدیک معمولی فروگذاشت بھی ـ بالخصوص جو طلبۂ علم کی طرف سے ہو ـ ناقابل برداشت ہو جاتی تھی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نہیں (پھر ان میں مطبعی خامیوں کا احتمال بھی ہے۔)

مولانا نے، حواشی، کی تصحیفات (غلطیوں) کے احاطہ کا اگرچہ دعویٰ نہیں کیا ہے۔ (جیسا کہ موصوف نے التصویبات کے شروع میں "ملاحظات و تنبیہات" کے تحت صراحت کردی ہے) لیکن اندازہ ہوتا ہے کہ ہاں محترم نے اپنی دانست میں چھوٹی غلطیوں کی نشاندہی کردینے کی بھی حتی الامکان کوشش کی ہے، چنانچہ اس طویل فہرست میں بڑی تعداد ایسی غلطیوں کی ملتی ہے جنھیں "معمولی" قرار دیا جانا چاہیئے۔ ذیل میں اس کی بھی چند مثالیں "التصویبات" سے نقل کرکے پیش کی جارہی ہیں۔

معمولی نوعیت کی اخطاء

بخاری کا صفحہ نمبر	حاشیہ نمبر	سطر نمبر	خطاء	صواب
۳۲۰	۲	۲	معقلات بالغناء (بشکل غین)	معقلات بالفاء (بالفاء)
۳۵۱	۲	۲	فلن (بالفاء ایک نقطہ)	تلن (بالقاف، دونقطہ)
۶۸۳	۵		جمع غصبۃ (نقطہ تھوڑا سا ہٹ گیا)	جمع عصبۃ (بالعین المہملۃ والضاد المعجم)
۷۴۶	۱	۲	فہو حرمیۃ (بغیر نقطہ)	فہو خرمیۃ (بالنقطہ)
۸۲۴	۵	۴	للبحاجبۃ (ایک نقطہ زیادہ ہوگیا)	للحاجبۃ

خلاصۂ کلام یہ کہ حضرت مولانا عبد الجبار صاحب اعظمی (استاذ تفسیر و حدیث جامعہ مظہر العلوم بنارس) کی یہ سعی مشکور بڑی ہی نافع اور اہل علم، بالخصوص بخاری شریف کے درس و تدریس میں مشغول حضرات کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہے۔

تمام خدام علم کی طرف سے حضرت مولانا مدظلہ بجا طور پر شکریہ کے مستحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے، اور علم و دین کی خدمت کے لیے تا دیر سلامت رکھے۔

ایں دعا از من و از جہاں آمین باد

© rasailojaraid.com